REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

۲۳ صفر ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۹ تبوک ۱۳۳۵ ہش ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی ہے احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں بارش

ربوہ ۲۸ ستمبر۔ آج صبح ساڑھے چھ بجے سے نو بجے تک خوب بارش ہوئی۔ مطلع تا حال ابر آلود ہے۔

صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا کے لئے خاص دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو الفضل کے متعدد اعلانات کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے، صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا تا حال بیمار ہیں اور ہمبرگ (جرمنی) میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ تاہم آخری اطلاع یہی تھی۔ کہ ابھی تک کوئی خاص افاقہ محسوس نہیں ہوتا۔ احباب جماعت خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

جاوا کے سمندر میں جنگی مشقوں کے خلاف احتجاج

جکارتہ ۲۸ ستمبر۔ انڈونیشیا کے دو سیاسی لیڈروں نے حکومت پر زور دیا ہے۔ کہ وہ جاوا کے سمندر میں سیٹو کی جنگی مشقوں کے خلاف احتجاج کرے "ندوۃ العلماء" پارٹی اور نیشنلسٹ پارٹی کے سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ یہ جنگی مشقیں انڈونیشیا کی علاقائی سالمیت اور خود مختاری کی خلاف ورزی کے مترادف ہیں۔ — انڈونیشیا کی بحری اطلاعاتی سروس نے کہا ہے کہ انڈونیشی قانون میں کوئی ایسی دفعہ نہیں ہے جس کی رو سے ساحل سے تین میل دور کھلے سمندر میں جنگی مشقوں کے خلاف احتجاج کو جائز قرار دیا جا سکے۔

مغربی طاقتیں نومبر کے آخر میں مصر کو الٹی میٹم دیدینگی۔ برطانوی پریس کی قیاس آرائیاں

"نہر میں اس وقت تک فوجیں رکھنی ضروری ہیں جب تک کہ مصر جھکنے پر مجبور نہ ہو جائے۔" (ڈیلی میل)

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ برطانوی پریس نے گزشتہ جمعرات کے روز نہر سویز کے مختلف پہلوؤں پر تبصرے کئے۔ جو بہت حد تک قیاس آرائیوں پر مبنی تھے۔ کنزرویٹو اخبار "ڈیلی میل" نے لکھا ہے کہ فرانسیسی اور برطانوی وزراء اعظم اور وزراء خارجہ نے اپنے حالیہ مذاکرات پیرس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ بحیرہ روم میں برطانوی اور فرانسیسی فوجیں ابھی کافی عرصہ تک مقیم رہیں گی۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار نے مزید لکھا کہ جب تک جمال عبدالناصر نہر سویز پر بین الاقوامی کنٹرول کا اصول تسلیم نہ کریں اس وقت تک بحیرہ روم کے مختلف اڈوں میں فوجوں کو مکمل تیاری کی حالت میں رکھنا از حد ضروری ہے۔ اخبار کا کہنا ہے کہ مغربی طاقتوں میں سے بالخصوص فرانس نومبر کے اواخر میں مصر کو الٹی میٹم دینے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔

نہر سویز کے لئے مصر میں عنقریب ۱۳۷ پائلٹوں کی ٹریننگ مکمل ہو جائیگی

ابھی مزید ایک سو تیرہ پائلٹوں کی گنجائش ہے۔

پورٹ سعید ۲۸ ستمبر۔ نہر سویز کی نئی مصری کمپنی کے ایک اعلیٰ افسر نے بتایا ہے۔ کہ اس وقت مصر میں مشرقی یورپ کے ۱۳۷ پائلٹ تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ کمپنی اس تعداد کو ۲۵۰ تک بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس لئے ابھی مزید امیدوار بھرتی کرنے کی گنجائش ہے۔ اس وقت مشرقی یورپ کے جو پائلٹ تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ دس دن تک ان کی تربیت مکمل ہو جائے گی۔ اور وہ اپنی نگرانی میں جہازوں کو نہر سویز سے گزارنے کے قابل ہو جائیں گے۔ فرائض سنبھالنے سے قبل ان لوگوں کو باقاعدہ امتحان دینا ہوگا۔ جس میں کامیابی کے بعد وہ پائلٹ کے اہل قرار پائیں گے۔ کمپنی کے ترجمان نے اس سوال کا جواب نہیں دیا کہ اس وقت روس کے جو پندرہ پائلٹ تربیت حاصل کر رہے ہیں وہ بھی امتحان میں شریک ہوں گے یا نہیں اس نے کہا یہ تربیت حاصل کرنے والوں کی اپنی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ امتحان دیں یا نہ دیں۔ ترجمان نے اس بات پر سخت حیرت کا اظہار کیا کہ برطانوی اور فرانسیسی پائلٹوں کی طرف سے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی ہے۔ حالانکہ نہر سویز سے ان ملکوں کے جہاز بھی خاصی تعداد میں گزرتے ہیں۔

پانچ امریکی پائلٹ قاہرہ پہنچ گئے

قاہرہ ۲۸ ستمبر۔ نہر سویز میں پائلٹوں کے طور پر کام کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے پانچ امریکی پائلٹ گزشتہ بدھ کو نیویارک سے بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ پہنچ چکے ہیں۔ قاہرہ پہنچکر انہوں نے بیان میں کہا ہمیں مصری حکام نے بتایا ہے۔ کہ نہر سویز میں جہازوں کو پائلٹ کرنے سے قبل ہمیں چھ ہفتہ تک ٹریننگ حاصل کرنا ہوگی۔ اس کے بعد ہم فیصلہ کریں گے کہ ہم مصر میں ٹھہریں یا نہیں۔

برطانیہ اور فرانس کے اختلافات ختم

پیرس ۲۸ ستمبر۔ دوسری سویز کانفرنس کے بعد برطانیہ اور فرانس میں جو اختلافات پیدا ہو گئے تھے انہیں ختم کرنے کے لئے برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایڈن اور وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ کل پیرس پہونچے جہاں انہوں نے فرانسیسی راہنماؤں سے بات چیت کی۔ ان مذاکرات سے فرانس اور برطانیہ کی دوستی ہر لحاظ سے مستحکم ہو گئی ہے۔

جاپان کا خاص ایلچی ماسکو پہنچ گیا

ماسکو ۲۸ ستمبر۔ جاپان کے خاص ایلچی مسٹر شونیچی متسوموتو دونوں ملکوں کے درمیان گیارہ سالہ حالت جنگ کو ختم کرنے کی غرض سے حکومت روس کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے ماسکو پہنچے ہیں انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میری بات چیت کا مقصد روس اور جاپان کے مابین امن کو بحال کرنا ہے۔ میں اپنے دوران قیام میں جاپانی وزیر اعظم مسٹر ہاتویاما کی ماسکو میں آمد کے لئے زمین ہموار کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر مسٹر متسوموتو کا مشن کامیاب رہا۔ تو مسٹر ہاتویاما ماسکو آ کر دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء

عبرت

جماعت اسلامی کے ترجمان روزنامہ تسنیم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر یہ الزام لگایا تھا۔ کہ آپ نے اپنے خطبہ میں نعوذباللہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی توہین کی ہے. ہم نے اسی خطبہ سے ایک حوالہ پیش کر کے واضح کیا تھا. کہ آپ نے اس خطبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کی ہے۔

ہم نے اپنے اسی اداریہ میں اس بات کی بھی وضاحت کی تھی. کہ روزنامہ تسنیم نے یہ مضمون محض احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے لکھا ہے. اور حق کے خلاف مخالفین ایسے ہی ہتھیار استعمال کرتے ہیں. تسنیم اور اسلامی جماعت کے دوسرے ترجمانوں نے یہی وطیرہ اختیار کیا ہوا ہے، چونکہ دلائل سے یہ لوگ عاجز آجاتے ہیں. اس لئے جبر سے حق کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جبر استعمال کرنے کے دو طریقے موثر سمجھے جاتے ہیں. ایک تو عوام کو اشتعال دلایا جائے. اور دوسرا وہ طریقہ جسکی بنیاد اسی اشتعال انگیزی پر ہوتی ہے. یہ ہے. کہ اربابِ حکومت کو اکسایا جائے. چنانچہ تسنیم نے بھی اپنے اس مضمون میں یہی دو طریقے استعمال کئے ہیں. پہلے تو مفروضہ توہین کے نام پر عوام کو اشتعال دلانے کی کوشش کی ہے اور پھر حکومت کو توجہ دلائی ہے، کہ چونکہ عوام مسلمانوں کے لئے یہ مفروضہ توہین دلآزاری کا باعث ہے. اس لئے حکومت یہ کرے اور وہ کرے۔ یعنی پہلے تو افتراء طرازی سے آگ لگانا اور پھر اس کو بجھانے کے لئے استمداد کرنا.

ہمیں حیرت ہے کہ جماعت اسلامی کے اس ترجمان نے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے بھی کچھ عبارتیں نقل کر کے اپنی افتراء کو تقویت دینے کی کوشش کی ہے. حالانکہ اس رپورٹ میں جماعت اسلامی پر ذمہ داری کے متعلق محکم ثبوتوں کی بناء پر جو عدالت کے فاضل ججوں نے لکھا ہے. اس کی موجودگی میں کسی باانصاف آدمی کے دل میں احمدیوں پر بالواسطہ ذمہ داری کا سوال بھی پیدا نہیں ہونا چاہیئے تھا.

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ ہے. ہم اس مقالہ میں جو بات پیش کرنا چاہتے ہیں. وہ یہ ہے کہ تسنیم نے جو الزامات اپنے مضمون میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر افتراءً لگانے کی کوشش کی ہے. بعینہٖ اسی قسم کے الزامات جماعت اسلامی اور اس کے امیر پر بھی لگائے جاتے ہیں. ذیل میں ہم ایک مقالہ "کیا جماعت اسلامی حق پر ہے" مرتبہ عبد الرحیم اشرف مدیر المنبر لائل پور جو جماعت اسلامی کا ترجمان ہے کے "حرف اول" سے پیش کرتے ہیں:

"ہم کسی تمہید کے بغیر ایک واضح بات اس مجموعہ کے ناظرین سے کہنا چاہتے ہیں۔ جماعت اسلامی کے خلاف گذشتہ چند سالوں سے بالعموم اور ان دنوں بالخصوص فتویٰ بازی کی ایک مہم جاری ہے. مخالفین جماعت یہ کہتے ہیں. کہ جماعت اسلامی بے دینوں. گمراہوں، فاسقوں. ملحدوں اور کافروں کی ایک جماعت ہے. جس کا لٹریچر پڑھنا حرام ہے. اس میں شمولیت معصیت ہے. اور اس کے خلاف جدّوجہد دینی فریضہ ہے.

یہ حضرات فرماتے ہیں. کہ جماعت اسلامی

- اسلام کا ایک نیا تصور پیش کرتی ہے. بالفاظ دیگر جماعت اسلامی کا اسلام اور محمدی اسلام باہم مختلف ہیں.
- جماعت اسلامی سنّت نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوات و التسلیمات کی منکر ہے.
- جماعت اسلامی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین کی مرتکب ہے.
- جماعت اسلامی حقیقی اسلام کا ایک ایک ستون گرانے میں کوشاں ہے.

اور جب ان الزامات سے بھی جی نہیں بھرا اور مفتی حضرات نے محسوس فرمایا. کہ وہ ان فتاویٰ سے جو کام لینا چاہتے تھے. پورا نہیں ہو سکا. تو بعض بزرگوں نے فرمانا شروع کر دیا. کہ

جماعت اسلامی کے اکابرین حسب ذیل جرائم کے مرتکب ہیں۔

(۱) خانہ کعبہ کی توہین ایسی جو ایک غیر مسلم بھی نہیں کر سکتا۔
(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کہ آپ جھوٹ بھی بولا کرتے تھے.
(۳) اللہ جل شانہٗ کی توہین کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں. وہ میری ہی طرف سے آپ کے دل پر القا ہوتا ہے، اور مودودی صاحب کے خیال میں یہ اعلان غلط ہے. کیونکہ آپ نے بہت سی باتیں ایسی فرمائیں. جو واقعہ میں غلط تھیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اعلانِ عام غلط تھا. (مولانا احمد علی صاحب)
(۴) ائمہ حدیث خصوصاً امام بخاری کی ایسی توہین جس کی جرأت بڑے سے بڑے منکرین حدیث نہیں کر سکتے.
(۵) مرزا غلام احمد قادیانی اور مسٹر مودودی دونوں ایک ہی عقیدے کے حامل ہیں۔ (بعض اہلحدیث اخبارات)

ان الزامات کے لگانے والے خوب خوب جانتے ہیں، کہ ان میں سے ہر الزام انتہا درجہ اشتعال انگیز ہے. اس کے سننے سے ایک عام مسلمان بسا اوقات تشدد کا مرتکب ہو جاتا ہے. اور عزّت و ناموس سرورِ کائنات کے تحفظ کی خاطر توہین کرنے والے بدبخت کو موت کے گھاٹ اتار دینا سعادت دارین خیال کرتا ہے.

لیکن یہ الزامات کھلے بندوں لگائے جا رہے ہیں. اخبارات، رسائل سے بڑھ کر الزام تراشی اور اشتعال انگیزی کی یہ مہم پُر جوش جلسوں اور بھڑکانے والے ہینڈبلوں کی شکل میں عام کی جا رہی ہے." ("کیا جماعت اسلامی حق پر ہے" ص۵ تا ۷)

اگر "تسنیم" میں "عبرت" حاصل کرنے کا مادہ ہوتا. تو وہ مندرجہ بالا سطور سے ضرور عبرت حاصل کرتا. اور احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کی سعی لاحاصل نہ کرتا. اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی صداقت کو بھی محسوس کرتا کہ

"انی مهين من اراد اهانتك"

بلا تبصرہ

یہ خبر کہاں سے ملی ہے؟

مصر کی اخوان المسلمین کی مخلص و متدین شخصیتوں میں سے ایک بزرگ سید قطب بھی ہیں. اخوان رہنماؤں کے ساتھ مصری حکومت نے انہیں بھی گرفتار کر کے جیل بھیج دیا تھا. جماعت اسلامی کے لائل پور کے ایک ترجمان اخبار نے پچھلے دنوں ان سے متعلق یہ لکھا تھا. کہ مصری حکومت نے سید قطب کو شہید کر دیا ہے. اب جماعت اسلامی کے سرکاری ترجمان موقر معاصر روزنامہ تسنیم کی ۱۱ ستمبر کی اشاعت میں مکتوب دمشق چھپا ہے. جس میں مکتوب نگار نے لکھا ہے. کہ سید قطب شہید نہیں ہوئے. بلکہ زندہ ہیں۔

اس سے ہر شخص کو مسرت ہوگی. کہ اسلامی ملک کی ایک بہت بڑی شخصیت سید قطب زندہ ہیں. دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو تا دیر زندہ رکھے. اور ان کے علم و عمل سے لوگ مستفید ہوں لیکن سوال یہ ہے. کہ اس لائل پوری ترجمان نے یہ اندوہناک خبر کیوں شائع کی؟ اس نے ان کی موت کی جو تفصیلات دی تھیں۔ وہ نہایت شرمناک تھیں. اس نے لکھا تھا. کہ جیل کے محافظ دستہ نے انہیں گھسیٹ گھسیٹ کر مارا اور انہیں بوری میں بند کر کے ان پر سدھائے ہوئے کتے چھوڑ دیئے گئے. انہیں جوتوں سے مارا. انہیں ٹھنڈے پانی میں رکھا گیا وغیرہ وغیرہ طویل تفصیلات تھیں. جو ایسی شرمناک و ہولناک ہیں. کہ ان کو سنتے اور ان کا ذکر کرتے ہوئے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے. کہ مصر زمانہ حاضر کی نہیں ازمنہ مظلمہ کی ایک ظالم و مستبد ریاست ہے. جسے انسانیت سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔

ہم پوچھنا چاہتے ہیں. اس ترجمانِ جماعت اسلامی سے۔ کہ آپ کی اس خبر کا ماخذ کیا ہے؟ آپ نے ایک اسلامی ملک کے خلاف جو اس طرح کی دردناک و المناک تفصیلات دے کر لوگوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی ہے. آخر آپ کو یہ خبر ناحق کہاں سے لگی؟ کیا یہ خبر لائل پور میں بیٹھ کر گھڑی گئی تھی یا جماعت اسلامی کے کسی اور دفتر میں اسکی تفصیلات پر غور کیا گیا تھا.

اس قسم کی چیزیں نہایت ذمہ داری کی ہوتی ہیں. اس سے ملکوں کے باہمی تعلقات خراب ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہوتا ہے. اور عوام متنفر ہو جاتے ہیں. پھر خود ایک جماعت کا اعتماد اٹھ جاتا ہے. مگر آپ کو اس کا کوئی خیال ہی نہیں. اب بہت سے لوگ ایسے ہوں گے. جو آپ کی لکھی ہوئی اس قسم کی خبروں کو بلا تامل و تردد قبول کرنے سے گریز کریں گے. اور یہ سوچیں گے کہ ان کو تو بلا دلیل بات کہنے کی عادت ہے. تعجب ہے ایک طرف تو آپ یہ فرماتے ہیں. کہ مصری حکومت اخوان المسلمین پر اتنے ظلم ڈھا رہی ہے اور جیل میں ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کر رہی ہے. کہ ان سے متعلق کوئی بھی خبر باہر نہیں آسکتی۔ دوسری طرف اس قسم کی تفصیلات دیتے ہیں. کہ جب ان پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں. گویا اس وقت آپ خود وہاں موجود ہوتے ہیں! اس تضاد بیانی کا آخر کیا مطلب ہے؟ (الاعتصام ۲۱ ستمبر ۱۹۵۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ایک خط

پیغام صلح کے ادعا کی حقیقت اس کے "حضرت امیر مرحوم" کے پیشکردہ اصول کی روشنی میں

خورشید احمد

قسط نمبر ۲

پیغام صلح کے "امیر مرحوم" کا بیان کردہ ایک محکم اصل

اب جبکہ یہ امر بالکل واضح ہو گیا۔ کہ پیغام صلح اس خط سے جو استدلال کرنا چاہتا ہے۔ وہ کسی صورت میں بھی حضرت خلیفۂ اول رضؓ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر اس عبارت کا مطلب کیا ہے؟

پیشتر اس کے کہ ہم عبارت کا صحیح مفہوم پیش کریں۔ ہم خود پیغام صلح ہی کے سابق "حضرت امیر مرحوم" جناب مولوی محمد علی صاحب کا ہی تحریر کردہ ایک محکم اصل پیش کرتے ہیں۔ جو اس خط کے مفہوم کا قطعی فیصلہ کر دیتا ہے۔ وہ اصل یہ ہے:۔

"ہر ایک تحریر میں محکمات کے ساتھ کچھ متشابہات بھی ہوتے ہیں ..... عوام الناس جو زیادہ غور و فکر سے کام لینے کے عادی نہیں ہوتے ایک دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں بعض متحیر ہو کر غور کرنا چھوڑ دیتے ہیں ..... (محکم اور متشابہ تحریروں میں) تطبیق دو طرح پر ہو سکتی ہے ایک یہ کہ پچھلی تحریر کو اصل قرار دیکر پہلی ساری تحریروں کے وہ معنے کئے جائیں۔ جو دوسری تحریر کا ظاہری مفہوم ہے اور دوسرے اس طرح کہ پہلی ہزاروں تحریروں کو اصل قرار دے کر پچھلی تحریر کے معنے وہ کئے جائیں جو اسکو پہلی تحریروں کے واضح مفہوم کے مطابق کر دیں"

(ردّ تکفیر اہل قبلہ)

"اصل اور محکم وہی تحریریں رہیں گی۔ جن میں کثرت اور وضاحت دونوں موجود ہیں"

(ردّ تکفیر)

"یہ اصل بھی حضرت صاحب نے قائم کیا ہے۔ کہ جہاں اختلاف نظر آئے کثرت کو محکم قرار دو اور قلت کو اس کے ماتحت کرو"۔

(ردّ تکفیر ص ۳۹)

اب ہم "پیغام صلح" سے ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے "حضرت امیر مرحوم" کے بیان کردہ اس اصل کا کچھ بھی احترام کرتا ہے۔ تو وہ اس کی روشنی میں حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کردہ خط کو پڑھے ....

- - - اور "پہلی ہزاروں تحریروں کو اصل قرار دے کر" اس خط کے وہ معنے کرے جو اس کو "پہلی تحریروں کے واضح مفہوم کے مطابق کر دے۔

عبارت کا اصل مفہوم

سیدنا حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی تحریروں کو بغور پڑھنے والے جانتے ہیں کہ آپ کے خطوط میں حد درجہ اختصار ہوا کرتا تھا آپ فقرات میں سے بعض ایسے الفاظ عمداً چھوڑ دیا کرتے تھے۔ جن کے بغیر بھی آپ کی دانست میں مفہوم واضح ہو جاتا تھا یہ امر آپ کی عادت میں داخل تھا جس سے آپ کو جاننے والا ہر شخص واقف تھا

زیر نظر خط میں بھی آپ نے اسی قسم کے اختصار سے کام لیا ہے۔ اور فقرہ "پھر باہم تنازعہ شروع ہوئے" کے بعد "کہ" کا لفظ حذف فرما کر آگے لکھ دیا محمود۔ ناصر نواب نالائق اور بے وجہ جوشیلے ہیں"۔ مطلب یہ تھا کہ پہلے تو اہل پیغام "انہیں" دباتے رہے"۔ اور ان پر "مالی بدظنی" کرتے رہے۔ جب "اس مصیبت سے نجات ملی"۔ تو انہی لوگوں نے اس امر پر "باہم تنازعے شروع کر دیئے" کہ "محمود ناصر نواب نالائق اور بے وجہ جوشیلے ہیں"۔

درحقیقت یہی وہ مفہوم ہے جو حضرت خلیفۂ اول رضؓ ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ اور یہی وہ مفہوم ہے جو آپ کے عملی سلوک اور آپ کی بکثرت تحریروں سے مطابقت رکھتا ہے۔ اور پیغام صلح کے حضرت امیر مرحوم کے پیشکردہ اصل کے عین مطابق ہے۔

اگر اس خط میں صرف "کہ" کا لفظ ہی حذف ہوتا تو شبہ کیا جا سکتا تھا۔ کہ شاید ہمارا استدلال درست نہیں۔ لیکن حق یہ ہے کہ خط کی جو عبارت "پیغام صلح" نے پیش کی ہے۔ اس میں اور بھی متعدد الفاظ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے اپنی عادت کے مطابق چھوڑے ہوئے ہیں ذیل میں ہم وہ عبارت پیش کرتے ہیں اور اس میں جو الفاظ آپ نے حذف فرمائے ہیں۔ انہیں خطوط وحدانی میں دے دیتے ہیں۔ تاکہ اہل نظر پر حقیقت واضح ہو جائے۔

رسول کریم کو صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کیسے کیسے آدمی ملے مرزا (صاحب) کو علیہ السلام کس قدر آدمی ملے۔ یہ رب فضل فضل (اور) فضل ہے۔

مجھے ابتداءً آپ لوگوں نے دبایا۔ مدت تک اس مصیبت میں رہا۔ جب کبھی نکلنا چاہا (تو) رنگ برنگ (کی) مالی بدظنی ہوتی رہی آخر بحمداللہ نجات ملی۔ الحمدللہ الحمدللہ رب العالمین

پھر باہم تنازعے شروع ہوئے (کہ) نواب میر ناصر (اور) محمود نالائق (اور) بے وجہ جوشیلے ہیں۔ یہ بلا اب تک لگی ہے یا اللہ نجات دے آمین۔ پھر میں خود بیمار ہوں۔ (اور) برسوں بیمار رہا ذیابیطس کا رُخ ہے والسلام

(خاکسار) نورالدین ۱۳ مئی ۱۳ء

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح ایک مختصر سی عبارت میں ۹ لفظ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے حذف فرمائے ہوئے ہیں اس سے پہلے ایک وسوسہ کا ازالہ کے زیر عنوان حضرت خلیفۂ اول رضؓ کا جو خط (محررہ ۶ مئی ۱۳ء) نقل کیا گیا ہے۔ اگر اس پر بھی غور کیا جائے تو اس میں بھی "کہ" "کا" "ہے" وغیرہ کئی الفاظ حذف شدہ ملیں گے۔

پس اگر حضرت خلیفۂ اول رضؓ کے عام طرز تحریر کو ملحوظ رکھا جائے۔ تو زیر نظر خط میں کوئی الجھن باقی نہیں رہتی اور مطلب واضح ہو جاتا ہے۔ کہ پہلے جو لوگ آپ کو دباتے رہے۔ اور جو آپ پر وفات کے آخری ایام تک بھی مالی بدظنی کرتے رہے انہوں نے ہی جماعت میں یہ تنازعہ شروع کر دیا۔ اور اپنی قابلیت اور لیاقت کے زعم میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ اور سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کو "نالائق" اور "بے وجہ جوشیلے" ظاہر کرنے لگے۔ یہی وہ مفہوم ہے جو حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی

ضروری اعلان برائے زائرین قادیان

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

قادیان سے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے اطلاع دی ہے کہ چونکہ اس دفعہ جلسہ سالانہ اکتوبر میں ہو رہا ہے۔ جبکہ کسیر اور پرالی میسر نہیں ہوگی۔ اس لئے جلسہ سالانہ پر قادیان جانے والوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ لازماً اپنا بستر ساتھ لائیں۔ موسم کے لحاظ سے غالباً ایک کھیس اور ایک تکیہ اور ایک کمبل یا اوپر لینے کے لئے دوسرا کھیس کافی ہوگا۔

نیز جانے والوں کو یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیئے کہ چونکہ اس دفعہ انشاء اللہ مہمانوں کی کثرت ہوگی۔ اور دوسری طرف مکانوں کی قلت ہے۔ اس لئے دوست اس بات کی توقع نہ رکھیں کہ انہیں علیحدہ کمرہ مل سکے گا نیز جانے والی مستورات کو بھی مستورات والے حصہ میں اکٹھا رکھا جائے گا۔

فقط والسلام خاکسار: مرزا بشیر احمد

انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۵۶-۹-۲۶

تقریروں تحریروں اور آپ کے عملی سلوک[1] کے عین مطابق ہے۔

آخری گذارش

مندرجہ بالا تصریحات سے گو حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر بغرض محال یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ عبارت زیر بحث میں کوئی لفظ حذف نہیں۔ اور فقرہ زیر بحث خود حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا ہی ہے۔ تو پھر بھی پیغام صلح کی خوشی بے وجہ ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے خود پیغام صلح کو جو خطاب دیا اور اس کے بزرگوں کے متعلق اکثر جن خیالات کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ اور جو چھپے ہوئے موجود ہیں۔ ان کی موجودگی میں فقرہ زیر بحث کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ بلکہ خود اسی خط میں حضور نے جو الفاظ پیغام صلح کے بزرگوں کے متعلق استعمال فرماتے ہیں۔ وہی حقیقت حال کی غمازی کرنے کے لئے کافی ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ پیغام صلح کے بزرگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "آپ لوگوں نے مجھے دبایا"۔ "مدت تک اس مصیبت میں مبتلا رکھا۔ مجھ پر کئی طرح کی مالی بدظنیاں کرتے رہے"۔ اور دوسری طرف آپ لوگوں کا جو مقابلہ کر رہے ہیں (یعنی سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود اور دیگر بزرگانِ سلسلہ) وہ بھی ضرورت سے زیادہ جوش کا اظہار کر رہے ہیں۔

ذرا غور کیجئے۔ کہ "نالائق" اور "بے وجہ جوشیلے" کے الفاظ زیادہ سخت ہیں۔ یا خلیفۂ وقت پر دباؤ ڈالنے اور اس پر مالی معاملات میں بدظنی کرنے کا سنگین الزام زیادہ خطرناک ہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے متعلق حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے شدید ناراضگی کے الفاظ سننے اور پڑھنے کے اتنے عادی ہو چکے ہیں۔ کہ اب سخت سے سخت الفاظ کو بھی وہ معمولی تصور کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حضرت خلیفہ اول رضؓ کے تعریفی کلمات کی کثرت کو دیکھ کر اب ان کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ اگر ایک آدھ لفظ بھی حضرت خلیفۂ اول رضؓ کی تحریروں میں انہیں ایسا مل جائے۔ جسے وہ اذکار تاویلوں کے ساتھ اپنی اغراض کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ تو اسے ہی وہ بغض محمود کے مظاہرہ کے لئے غنیمت سمجھتے ہیں۔ تعجب یہ ہے۔ کہ وہ خود حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان پر

(۱) جماعت کو دق و سل میں مبتلا کرنے

(۲) فتنہ پردازوں کا آلۂ کار بننے

(۳) قوم کی غفلت سے فائدہ اٹھانے

(۴) خودسری اور رعونت سے کام لینے

کے خطرناک اور جھوٹے الزامات لگاتے رہے اور سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود ان الزامات کی تردید کے لئے سینہ سپر رہے۔ لیکن آج دنیا پر یہ ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۂ اول رضؓ ان کے متعلق تو پاکیزہ خیال رکھتے تھے۔ اور سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کی نعوذ باللہ مذمت کیا کرتے تھے۔ اور لطف یہ کہ یہ دعویٰ آج وہ اخبار کر رہا ہے۔ جسے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اس کے پیش کردہ خط کے بعد) "پیغام جنگ" کا خطاب دیا تھا۔

---

[1] اسی عملی سلوک کا ایک ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ اپنی علالت کے آخری ایام میں حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضؓ کے پاس ان کی کوٹھی میں تشریف لے گئے تھے۔ اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔

ایک ضروری دعاء

جو موجودہ ایام میں خصوصیت سے پڑھنی چاہیے

(از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب)

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِی مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِی مِنَ الرِّیَاءِ وَ عَیْنِی مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ

آج کل منافقین کا فتنہ رونما ہو رہا ہے۔ اس لئے مندرجہ بالا دعا جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سکھائی ہے۔ ہر احمدی کو کثرت سے پڑھنی چاہیے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس فتنہ سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

اس مسنون دعا کا ترجمہ یہ ہے:۔

اے اللہ تعالیٰ میرے دل کو نفاق سے۔ میرے عمل کو ریاء سے۔ اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر۔ تو یقیناً آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے۔ اور اس چیز کو بھی جانتا ہے۔ جو سینوں میں مخفی ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ افاقہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزرگان سلسلہ درویشانِ قادیان سے درخواست ہے کہ میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار صفدر علی شاہ ہیڈ کلرک نہر دالوؤخیل

جناب خواجہ نذیر احمد صاحب کا خط

ووکنگ مشن ــــ اور ــــ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

(از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

جناب خواجہ نذیر احمد صاحب نے ایڈیٹر الفضل کے نام جو خط ارسال فرمایا ہے۔ اس کے آخر میں وہ تحریر فرماتے ہیں:۔ "ان واقعات کے پیش نظر آپ خود ہی اپنے سوال کا جواب دیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ جواب نفی میں نہیں ہوگا"۔ ــــ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ووکنگ مشن کے متعلق ہم نے خواجہ صاحب سے جو کچھ عرض کیا تھا۔ اس کے جواب میں انہوں نے فیصلہ ہم پر ہی چھوڑ دیا ہے۔ افسوس ہے کہ یہ فیصلہ ان کے "قیاس کے مطابق" نہیں ہے۔ کیونکہ خود ان کے خط سے ہی جو نتائج نکلتے ہیں۔ وہ ان کے قیاس کے خلاف ہیں۔ ہم اس سلسلے میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مولوی فاضل کا مضمون درج ذیل کرتے ہیں۔ (ادارہ)

پچھلے دنوں اخبار الفضل (یکم ستمبر ۱۹۵۶ء) نے جناب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کا ایک مفصل بیان شائع کیا تھا۔ جس میں صاف لفظوں میں درج تھا۔ کہ "مسلم مشن ووکنگ اپنی بنا اپنے وجود اپنے قیام کے لئے میری ذات کے سوا کسی اور جماعت اور شخصیت یا کسی انجمن کا مرہون احسان نہیں۔ میں نے اپنے ہی سرمایہ سے جو دولت کے ذریعہ مجھے حاصل ہوا۔ اس مشن کو قائم کیا۔ اس کے متعلق نہ میں نے کسی سے مشورہ حاصل کیا اور نہ کسی نے مجھے مشورہ دیا۔" (اخبار ملت ۱۹۳۰ء)

موقر جریدہ "الفضل" نے جناب خواجہ صاحب مرحوم کے بیان کا یہ طویل اقتباس دیتے ہوئے ان کے فرزند جناب خواجہ نذیر احمد صاحب سے یہ فیصلہ کن سوال کیا تھا۔ کہ وہ بتائیں کہ آپ کے والد محترم کا یہ بیان درست ہے یا پیغام صلح کا یہ اعلان کہ

"ووکنگ مسلم مشن ..... مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وہ کارنامہ ہے۔ جو رہتی دنیا تک یادگار رہیگا"

ظاہر ہے کہ کوئی عقل و خرد رکھنے والا انسان ان متباین بیانات کو بیک وقت صحیح قرار نہیں دے سکتا۔ مگر جناب خواجہ نذیر احمد صاحب نے حقیقت و اصلیت سے صریح گریز کرتے ہوئے اپنے مکتوب (مطبوعہ پیغام صلح ۲ ستمبر ۱۹۵۶ء) میں ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"میں عرض کروں گا۔ کہ یہ ہر دو بیانات درست ہیں"۔ اور اس کی دلیل ؟ ـــ دلیل یہ دی ہے۔ کہ

"صدر انجمن احمدیہ قادیان نے نہ حضرت خواجہ صاحب کو کوئی مشورہ دیا۔ نہ روپیہ۔ کسی احمدی دوست نے بھی اس وقت نہ روپیہ دیا اور نہ کوئی مشورہ دیا۔ مشن کا آغاز حضرت مولوی نور الدین صاحب کے وقت میں ہوا۔ ان کی دعائیں حضرت خواجہ صاحب کے شامل حال رہیں۔ اور حضرت خواجہ صاحب نے ان کی ہدایت پر کام کیا"۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول سیدنا مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت کیا تھی اور اس پر خواجہ صاحب نے کس طرح عملدر آمد کیا؟ اس اہم سوال کے متعلق آپ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔ آپ حیدر آباد دکن کے ایک نواب کا ذکر کرتے ہوئے (جنہوں نے خواجہ صاحب مرحوم کو "آمد و رفت کے علاوہ ایک معقول فیس بھی دی۔ اور دو سال کے لئے انگلستان رہنے کے اخراجات بھی دیئے۔ اور خواجہ صاحب کی درخواست پر یہ اجازت بھی دی۔ کہ دوران قیام انگلستان میں حضرت خواجہ صاحب تبلیغ اسلام بھی کر سکتے ہیں"۔) تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت خواجہ صاحب نے تمام حالات عرض کر دیئے۔ اور دعا اور ہدایت کے لئے عرض کی۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب اس کے بعد درس کے لئے تشریف لے گئے۔ اور وہاں جا کر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سامان مہیا فرما دیئے ہیں۔ اور خواجہ صاحب تبلیغ اسلام کے لئے لندن جا رہے ہیں۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ حضرت کا رویا پورا ہوگا۔ اور ان کے حکم کی تعمیل بھی ہوگی۔ جو حضرت مرزا صاحب نے برسوں پہلے خواجہ صاحب کو دیا تھا ـــ حضرت مولانا نور الدین صاحب نے دعا فرمائی۔ اور حضرت خواجہ صاحب سے فرمایا:۔

آپ تثلیث ماننے والوں میں جا رہے ہیں (آپ سب سے اول لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کی تبلیغ کریں۔ یہ اسلام کی ابتداء ہے۔ جب کوئی آپ کا ہمخیال ہو جائے۔ تو پھر اس کو محمد رسول اللّٰہ پڑھاویں۔ یہ اسلام کی انتہا ہے۔ اور آپ کا کام ختم ہے۔

حاضرین میں سے ایک احمدی نے پوچھا۔ کہ کیا احمدیت کی تبلیغ منع ہے۔ اس پر حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ترشی سے فرمایا کہ اسلام کی انتہا کے بعد کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ حضرت مرزا صاحب کا یہی طریقہ تھا۔ وہ اسلام کے سوا اور کوئی چیز پیش نہ کرتے تھے۔ یہ واقعات ستمبر ۱۹۱۲ء کے ہیں"۔

افسوس ہے کہ خواجہ صاحب نے محض جواب کی خاطر اپنے دماغی تصورات کی بنیادوں پر ایک ایسی غلط روایت بیان کر دی۔ جس کی حضرت خلیفہ اول رضؓ کی دیگر تحریریں اور تقریریں قطعاً تصدیق نہیں کرتیں۔ ہم ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی خدمت میں خواجہ صاحب مرحوم کے بغرض دعا و ہدایت حاضر ہونے اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کے ارشادات کی تفصیل سلسلہ احمدیہ کی مستند ترین تاریخ یعنی اخبار بدر (۳ اکتوبر ۱۹۱۲ء) سے پیش کرتے ہیں۔

قادیان کے لئے ایک ماہر اوورسیر کی فوری ضرورت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ اس سال کی غیر معمولی بارشوں کی وجہ سے قادیان کے حلقہ درویشان کی بعض عمارتوں کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ جس میں دارالمسیح کی بعض عمارتیں بھی شامل ہیں۔ لہذا اگر کسی احمدی اوورسیر کے پاس قادیان کا پاسپورٹ موجود ہو اور انہیں عمارتوں کی مرمت کا خاطر خواہ تجربہ بھی حاصل ہو اور وہ دس پندرہ دن کی فرصت نکال سکیں۔ تو مہربانی فرما کر فوری طور پر مجھے مطلع فرمائیں تا انہیں قادیان بھجوانے کا انتظام کیا جا سکے

خاکسار مرزا بشیر احمد
۵۶/۹/۲۶

انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ

اخبار بدر میں خواجہ صاحب کی آمد اور حضرت خلیفہ اولؓ کی ہدایات کا تذکرہ مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع ہوا ہے:۔

"درس ظہر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے خواجہ کمال الدین صاحب کو اشارہ کر کے فرمایا کہ آؤ آپ کو بھی چند باتیں سنا دیں

فرمایا تم ولایت کو جاتے ہو۔ کسی اپنی خوبی کا گھمنڈ مت کرنا۔

فرمایا ولایت میں بڑے بڑے کام ہوتے ہیں اور اس میں بڑے بڑے استاد بھی ہیں اور بڑے بڑے آدم بھی ہیں اور وہاں بڑے بڑے شریر بھی ہیں اور اس میں بڑے بڑے شرفاء بھی ہیں وہ شہر میرے نزدیک ایسا ہے کہ اس میں بڑے بڑے نیک لوگ بھی ہیں۔

فرمایا میرا ایمان ہے کہ اگر اس شہر میں نیک لوگ نہ ہوتے تو وہ شہر آباد نہ ہوتا۔

فرمایا شراب سؤر بری مجلس سے بچتے رہنا۔ میرے بھی تم پر بڑے بڑے حق ہیں میری باتوں کا خیال رکھنا۔

فرمایا بقدر طاقت اپنی کے دین کی خدمت وہاں ضرور کرو اور کوئی وہاں اپنی ترقی (وکالت) کا بھی کام کرو۔

فرمایا ہفتہ میں ایک خط یہاں پہنچ جاتا ہے۔ اسلئے ہم کو ایک خط ضرور لکھا کریں اگر نہ ہو سکے تو کارڈ ہی سہی بعد دعا کے خواجہ صاحب کو رخصت کیا گیا"۔

عجیب تصرف الٰہی ہے کہ یہ ہدایات سوائے آخری ایک لفظ کے خود پیغام صلح ۱۰ر جولائی ۱۹۱۲ء کی اشاعت میں شائع ہو چکی ہیں ان ہر دو ناقابل تردید شواہد کی موجودگی میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی طرف خواجہ صاحب کا سیدنا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی طرف وہ الفاظ منسوب کرنا جو انہوں نے اپنے مراسلہ میں تحریر فرمائے ہیں ہمارے لئے بہت حیرت اور افسوس کا موجب ہیں۔ بھلا حضرت مسیح موعودؑ کا ایک عاشق صادق یہ کہہ کس طرح سکتا تھا کہ یورپ میں احمدیت کی تبلیغ غیر ضروری ہے۔ اور یہی مسلک حضرت مرزا صاحب کا تھا۔ احمدیت کی پوری تاریخ یہ بتاتی ہے کہ حضرت اقدس نے یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے ہمیشہ اپنے دعوے اور امتیازی دلائل کو پیش کرنا ضروری قرار دیا اور اس غرض کے لئے یورپ اور امریکہ میں جو اشتہارات بھجوائے اس میں برملا اپنے الہامات و معجزات کا اعلان فرمایا بلکہ خود برطانیہ کی تاجدار ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے جب چٹھی لکھی تو اس میں . . . . آپ نے صاف صاف طور پر اپنے دعوے کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں جو موقف رکھتے تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگ سکتا ہے کہ جب ۱۹۰۵ء میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم اور مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے اخبار وطن کی پیشکش پر (مسلم انڈیا اور اسلامک ریویو کی نہج پر) ریویو آف ریلیجنز کو بھی چلانے کا فیصلہ کر لیا تو حضورؑ نے بڑی خفگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا آپ یورپ کے سامنے "مردہ اسلام" پیش کریں گے؟

یورپ میں تبلیغ اسلام کے متعلق حضور علیہ السلام کا یہ قطعی مسلک آخری وقت تک قائم رہا اور اس کی وضاحت آپ نے اپنی وفات سے قریباً ایک برس قبل خود مولوی محمد علی صاحب مرحوم کو بلا کر بھی کر دی تھی۔ چنانچہ حضور اقدس نے ۱۳ر فروری ۱۹۰۷ء کو مولوی صاحب مرحوم کو بلا کر فرمایا

"آجکل ان ملکوں (یعنی یورپ و امریکہ ناقل) میں جو اسلام نہیں پھیلتا اور اگر کوئی مسلمان ہوتا بھی ہے تو وہ بہت کمزوری کی حالت میں رہتا ہے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ اسلام کی اصل حقیقت سے واقف نہیں۔ اور نہ ان کے سامنے اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے اُن لوگوں کا حق ہے کہ ان کو حقیقی اسلام دکھلایا جاوے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے وہ امتیازی باتیں جو خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھی ہیں وہ ان پر ظاہر کی جائیں وہ خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہیئے اور ان سب باتوں کو جمع کیا جاوے جن کے ساتھ اسلام کی عزت اس زمانہ میں وابستہ ہے ان تمام دلائل کو جمع کیا جاوے جو اسلام کی صداقت کے واسطے ہم کو سمجھائے ہیں اس طرح ایک جامع کتاب تیار ہو جاوے تو امید ہے کہ اس سے ان لوگوں کو بہت فائدہ حاصل ہو"

(الحمد للہ کہ حضور کی اس خواہش کی تکمیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۴ء میں ایک نہایت لطیف اور جامع مانع تصنیف فرمائی جس کا نام بھی حضور نے "احمدیت یا حقیقی اسلام" تجویز فرمایا ناقل) ملاحظہ ہو (اخبار بدر جلد ۶ ص ۹)

اس واضح ترین ارشاد کے بعد خواجہ صاحب کی روایت کی تردید کرنے کے لئے اور کسی دلیل کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی اور ظاہر ہے . . . .

. . . . کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ ہرگز حضرت مسیح موعودؑ کے مسلک کے خلاف خواجہ صاحب مرحوم کو کوئی حکم نہیں دے سکتے تھے۔ جو بزرگ بدرجہ اتم اپنی تمام تر عزت حضرت مسیح موعودؑ کی اطاعت میں سمجھتا تھا۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ انہوں نے اپنے آقا کی واضح ہدایت و تعلیم کو کسی وقت پس پشت ڈال دیا۔ بلکہ اس کی صریحاً خلاف ورزی کی ایک ایسا خیال ہے۔ جس کی جرأت حضرت سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ کے ساتھ اخلاص و عقیدت رکھنے والا کوئی شخص نہیں کر سکتا لیکن اگر ان سب امور کو نظر انداز بھی کر دیا جائے تب بھی خدا نے اس روایت کی حقیقت بے نقاب کرنے کے لئے خود "پیغام صلح" کے ہاتھوں ایک زبردست سامان مہیا فرما دیا ہے۔ جسے خواجہ صاحب کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے اور وہ یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں خواجہ صاحب مرحوم کے نام ایک مکتوب لکھا جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محولہ بالا مسلک کی روشنی میں یہ الفاظ رقم فرمائے کہ:۔

"میں آپ کے لئے دو باتیں بیشک ناپسند کرتا ہوں اوّل آپ کا جلد ہندوستان واپس آنا دوسرا عام لوگوں کے آگے چندے کے لئے سوال کرنا بھی مجھے آپ کے لئے بہت ناپسند ہے اس میں آپ دوسرے لوگوں کی طرف خیال نہ کریں۔ خواہ وہ کتنے بڑے لوگ کیوں نہ ہوں جن کا اسلام اور ہے وہ ہمارا اسلام نہیں ہم تو اللہ کا ہی دیا ہوا روپیہ ہی چاہتے ہیں۔ خواہ لنڈن میں ہو یا ہندوستان میں خوشامد ہی بن کر جو روپیہ لیا جاوے۔ وہ بابرکت نہیں ہوتا"۔ (پیغام صلح ۱۸ جنوری ۱۹۱۴ء)

کیا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے دامن سے وابستہ ہونے کا کوئی مدعی اب بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ حضور نے خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کو ان کے لنڈن روانہ ہوتے ہوئے یہ ہدایت دی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی طریقہ تھا کہ آپ تبلیغ احمدیت کو ناپسند فرماتے تھے۔ وہ شخص جو خواجہ صاحب مرحوم کی سرگرمیوں کے متعلق اپنی ناپسندیدگی کا اظہار مندرجہ بالا الفاظ میں کرنے سے جھجکتا نہیں اس کے متعلق یہ خیال کرنا کہ ملاقات کے وقت اس کے الٹ بات کہہ دی ہو گی کس طرح صحیح ہو سکتا ہے

بالآخر یہ الم انگیز حقیقت عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ خواجہ صاحب مرحوم اعلان کے رفقاء جن کے ووکنگ مشن کو آج خواجہ نذیر احمد صاحب اور پیغام صلح وقتی مصلحت کے ماتحت حضرت خلیفہ اولؓ کا کارنامہ قرار دے رہے ہیں) اگر اپنے واجب الاطاعت امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا مکتوب کے سامنے سر تسلیم خم کر لیتے تو "ووکنگ مسلم مشن" واقعی آپ کا بہت بڑا کارنامہ قرار دیا جا سکتا تھا۔ مگر افسوس انہوں نے نہ صرف ایسا کرنا گوارا نہ کیا۔ بلکہ اس کے ایک ایک لفظ کو پائے استحقار سے ٹھکراتے ہوئے یہاں تک کہہ ڈالا۔

"دوسرے فرقہ کی بحث کرنا میرے علم اور یقین میں اشاعت اسلام کے لئے سم قاتل ہے۔"

(خواجہ کمال الدین مرحوم کی چٹھی مطبوعہ پیغام صلح یکم مارچ ۱۹۱۴ء)

یہ تو ووکنگ سے آواز بلند کی گئی۔ خود ہندوستان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے انتقال پر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے جو کچھ کہا گیا وہ مرزا یعقوب بیگ صاحب کے مندرجہ ذیل مضمون سے ظاہر ہے جو انہوں نے "بلاد عربیہ میں تبلیغ اسلام" کے عنوان پر ۱۲ر مارچ ۱۹۱۴ء کو لکھا تھا۔

"ہم کو اس موقعہ پر یہ بھی نظر آتا ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے تمام عیسائی فرقے اپنی باہمی رقابتوں اور مخالفتوں کو مٹانے کے لئے تیار ہیں اور اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اپنی انتہائی رواداری اور بے تعصبی کے ساتھ باہم متفق ہو کر کام کرنا چاہتے ہیں۔ برخلاف اس کے مسلمانوں میں ہر تحریک کے ساتھ مذہبی فرقہ بندیاں اور اندرونی اختلافات بہت ظہور پذیر ہو جاتے ہیں خواجہ کمال الدین کی کوششوں دبانی صاحبان

اخبارات کی اشتعال انگیزی پر احتجاج

مورخہ ۲۴/۹/۵۶ کو احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مولانا ابوالعطاء صاحب پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

"ہم ممبران احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن مغربی پاکستان کے اخبارات کے ایک حصّہ کے رویہ پر اظہار تشویش کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلاف عوام کو اشتعال دلا رہے ہیں اور ناجائز طور پر گمراہ کر رہے ہیں۔ خاص طور پر ۲۴ ستمبر ۵۶ء کے چٹان لاہور کا لیڈنگ آرٹیکل نہایت ہی اشتعال انگیز اور جماعت احمدیہ کے جذبات کو شدید مجروح کرنے والا ہے اور اس میں عوام کو قتل و خونریزی کی انگیخت کی گئی ہے۔ ہم حکومت مغربی پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ ۵۳ء کے سے قابل مذمّت حالات پیدا کرنے کی کوششوں کو فوری طور پر بروقت ناکام بنایا جائے۔"

خاکسار مظفر الدین سیکرٹری

ایک ٹرینڈ ٹیچر کی ضرورت

احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ کے پرائمری سکول میں ایک استاد کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مورخہ ۶ اکتوبر تک اپنی درخواستیں معہ مصدقہ نقول میرے دفتر میں بھجوا دیں۔ ٹرینڈ اور تجربہ کار امیدوار کو ترجیح دی جائے گی اور گذارہ کے لئے مبلغ ۹۱/- روپے ماہوار بمعہ الاؤنس نیز ایک من غلہ اور رہائشی مکان کے علاوہ مقامی مراعات بھی دی جائیں گی۔

ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مصباح "ردّ عیسائیت نمبر"

عیسائیت کی تردید میں مصباح کا خاص نمبر شائع کرنے کے لئے پہلے مصباح میں ذکر آ چکا ہے سو قارئین مصباح مطلع رہیں کہ مصباح کا ردّ عیسائیت نمبر انشاءاللہ تعالیٰ یکم نومبر کو آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ تمام اہل قلم بھائی اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنی معلومات ارسال فرمائیں۔ جن اہم مضامین پر لکھنا مقصود ہے وہ یہ ہیں (۱) واقعہ صلیب کی حقیقت۔ (۲) تحریف بائیبل (۳) ردّ کفارہ (۴) ردّ تثلیث (۵) ردّ الوہیت (۶) کیا موجودہ انجیل الہامی ہیں (۷) مسیح علیہ السلام کشمیر کی طرف آئے اور وہیں فوت ہوئے۔ ان کے علاوہ جو امور ردّ عیسائیت سے تعلق رکھتے ہیں ان پر بھی مضامین لکھ کر ارسال کئے جا سکتے ہیں۔

ان مضامین کے استدلال اور ترتیب میں یہ خیال ضرور رکھیں کہ احمدی مستورات بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس سلسلہ میں مضامین ۷ اکتوبر تک دفتر مصباح ربوہ میں پہنچنے ضروری ہیں۔ مصباح کو چونکہ کاغذ کا سرکاری کوٹہ ملتا ہے۔ اس لئے مجبوراً یہ نمبر دو ماہ کا اکٹھا نکالنا پڑے گا۔ یعنی یہ نمبر ماہ اکتوبر اور نومبر کا ہوگا۔ خریداران مصباح اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

مدیرہ مصباح ربوہ

پتہ جات مطلوب ہیں

اگر متعلقہ موصی صاحبان اعلان ہذا کو پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔ ان سے وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کی ضرورت ہے۔

(۱) چوہدری شاہ دین صاحب ولد چوہدری بڈھے خان صاحب قوم جٹ چک ۳۳۲ ج۔ب ضلع لائلپور موصی نمبر ۷۰۶۸۔

(۲) محمد عابد فاضل ولد حاجی محمد فاضل قوم رہان راجپوت ساکن فیروزپور شہر موصی نمبر ۹۶۱۰۔

(۳) قاضی نور الدین صاحب ولد پیر اندتہ صاحب ساکن پٹھانکوٹ۔ ضلع گورداسپور موصی نمبر ۶۸۰۲۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مرکزیہ انصاراللہ کا علمی اور تعلیمی تحفہ

انصاراللہ مرکزیہ کا علمی تحفہ چھپ کر آگیا ہے۔ یہ چار صفحہ کا ٹریکٹ ہے۔ نہایت عمدہ چکنے سفید کاغذ جس کی چھپائی نہایت خوبصورت دیدہ زیب ہے مفت تقسیم کیا جا رہا ہے اسے خود بھی پڑھ کر روحانی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسرے سنجیدہ طبقہ کے لوگوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔

صرف محصول ڈاک کے لئے ٹکٹ بھیجنے پر دفتر مرکزیہ انصاراللہ سے مفت مل سکتے ہیں۔ زعماء صاحبان انصار کو خاص طور پر اس ٹریکٹ کو منگوا کر کثرت سے تقسیم کرنا چاہیئے۔ ایک آنہ کے محصول ڈاک میں آٹھ ٹریکٹ بھیجے جا سکتے ہیں۔ جس کے پیکٹ کا وزن ایک چھٹانک ہوگا۔ آگے ہر آٹھ یا اس کی جز پر ڈیڑھ پیسہ زائد محصول لگے گا۔ اس حساب سے جس قدر تعداد میں ٹریکٹ مطلوب ہوں ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ مگر پچاس سے زائد تعداد میں کسی ایک کو یہ ٹریکٹ نہ بھیجے جا سکیں گے البتہ بڑی بڑی جماعتوں کے زعماء صاحبان انصار اپنی ضرورت کے مطابق ٹکٹ بھیج کر اس سے زائد بھی منگوا سکتے ہیں۔

قائد انصاراللہ مرکزیہ شعبہ تعلیم

احباب محتاط رہیں

بعض جماعتوں کی طرف سے اس قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ بعض افراد اپنے آپ کو صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید کا انسپکٹر یا نمائندہ ظاہر کر کے جماعتوں کا دورہ کرتے اور جماعت کے دوستوں سے ملتے ہیں۔ حالانکہ جماعت کے کسی صیغہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ چونکہ اس طرح بعض نقصانات کا بھی احتمال ہے۔ اس لئے جماعت کے دوستوں کو موجودہ حالات میں محتاط ہو کر ایسے اشخاص پر نظر رکھنی چاہیئے۔ ایسے اشخاص کو مرکز کا نمائندہ نہیں سمجھنا چاہیئے جن کے پاس مرکز کی اتھارٹی نہ ہو۔ نیز اگر کوئی ایسا شخص ان کے علم میں ہو تو اس کے جملہ کوائف سے مرکز کو فوری اطلاع دینی چاہیئے۔

(نظارت امور عامہ)

پاکستان ایر فورس میں کمیشن

جی۔ ڈی (پی) برانچ پی۔ اے۔ ایف میں چند اسامیاں خالی ہیں۔ شرائط سائنس والا میٹرک یا سینئر کیمبرج عمر ۱۷ تا ۲۰ غیر شادی شدہ۔ نزدیک کے دفتر بھرتی پی۔ اے۔ ایف لاہور یا راولپنڈی یا پشاور میں اصالتاً رکروٹنگ افسر صاحب سے ملاقات کریں۔ (پاکستان ٹائمز ۲۶/۹/۵۶)

Research Scholarships and studentships

چھ یونیورسٹی سکالرشپ اور چھ سٹوڈنٹ شپس دو سال کیلئے دو صد روپیہ ماہوار خواہ کوئی مضمون ہو۔ شرط ایم اے یا ایم ایس سی۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۵/۱۰/۵۶ تک بنام رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور (پاکستان ٹائمز ۱۱/۹/۵۶)

ناظر تعلیم ربوہ

خالد خلافت نمبر کے خریداران

چونکہ خلافت نمبر کی سابقہ اشاعت ختم ہو چکی ہے۔ اب کافی تعداد میں آرڈر ہمارے پاس وصول ہو چکے ہیں۔ احباب مزید اپنے آرڈرز سے مطلع فرمائیں تاکہ دوبارہ اشاعت کا انتظام کیا جائے۔ احباب کی اطلاع پر بہت جلدی دوبارہ شائع کرا کر پیش کیا جائے گا۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

ربوہ میں سویز کے مسئلہ پر تقریر

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام جمعہ ۲۸/۹/۵۶ کو بعد نماز مغرب کمیٹی روم تحریک جدید میں ایک تقریر مکرم بشارت احمد صاحب بشیر مسئلہ سویز پر فرمائیں گے۔ تمام احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ بھی دیا جائے گا۔

(مظفر الدین سیکرٹری)

اطلاع } نیازمند محمد ظہور الدین اکمل ۱۹ ستمبر سے ربوہ میں اقامت پذیر ہونے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ رسل و رسائل کے لئے پتہ یہ ہے۔ "دار الصدر شرقی کوارٹر صدر انجمن احمدیہ نمبر ۴ ربوہ"

خواجہ نذیر احمد صاحب کا خط

(بقیہ صفحہ ۵)

کی مثال اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ ایک طرف تو مسلمانوں کی ایک جماعت ان کی مخالفت اس بات پر کرنے کو تیار ہو کہ وہ احمدی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور کسی قسم کی ان کی اعانت کرنا ناروا اور ناجائز ہے۔ دوسری طرف مولوی حکیم نورالدین صاحب کی تحریر اس مضمون کی شائع ہوتی ہے جس سے خواہ مخواہ لوگوں میں بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں یہ ظاہر ہے کہ ایسے امور میں جیسے کہ خواجہ صاحب انجام دے رہے ہیں اس قسم کی مخالفتیں ہمیشہ بے محل اور مضر ہوتی ہیں۔ ہم کو جہاں تک علم ہے خواجہ صاحب اب تک اس قسم کے مناقشوں سے بالکل علیحدہ ہیں اور ہم کو یقین ہے کہ وہ آئندہ بھی وہ ان باہمی مخالفتوں سے متاثر نہیں ہوں گے۔ جو بدقسمتی سے مسلمانوں میں کبھی کبھی ظاہر ہوجاتی ہیں"

(پیغام صلح ۱۲ مارچ ۱۹۱۴ء)

پیغام صلح کے اس حوالہ سے مترشح ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی پر اکابرین غیر مبائعین کی طرف سے عین اسوقت ووکنگ مسلم مشن کی آڑ میں حملے کئے جا رہے تھے جبکہ حضور بستر مرگ پر تھے اور آپ کی مقدس روح اس قالب خاکی سے پرواز کر رہی تھی۔ جو لوگ ایسے زہرہ گداز لمحات اور دلدوز گھڑیوں میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے احکام ہی نہیں خود حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم وہدایت کو بھی بھاک چاک کرنے کے درپے اور دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ووکنگ مسلم مشن کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ذکر سے علیحدہ رکھنے کی بازی لگائے ہوئے تھے وہ آج کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ ووکنگ مسلم مشن کے بانی نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی ہدایت پر کام کیا تھا۔ یقیناً "ووکنگ مسلم مشن" کی بنا، وجود اور قیام یہ سبھی امور بتا رہے ہیں کہ اس ادارہ کا مادی اور روحانی غرضیکہ کسی جہت سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بلکہ جماعت احمدیہ کے ساتھ نہ عرفاً نہ عملاً کبھی کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رہا ہے یہ ادارہ حقیقی معنوں میں خواجہ صاحب کی ذات کے سوا کسی اور جماعت یا شخصیت کا مرہون احسان نہیں ہے اور اسے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ جیسے خدا نما اور عاشق احمدیت کی تضحیک اور توہین ہے

(دوست محمد شاہد)

نہری پانی کے استعمال کے متعلق پاک ہند عارضی سمجھوتہ

نئے عارضی معاہدے میں سابقہ انتظامات کی تجدید کی گئی ہے

کراچی ۲۸ ستمبر۔ پاکستان اور ہندوستان نے ایک نئے سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں جس میں ۳۱ مارچ ۱۹۵۷ء تک دریائے سندھ کے طاس کے دریاؤں کے پانی کے استعمال کا عارضی انتظام کیا گیا ہے۔

کل یہاں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ واشنگٹن میں پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کے درمیان دریائے سندھ کے پانی کے استعمال کے متعلق بات چیت ۳۱ مارچ ۱۹۵۷ء تک جاری رہے گی۔ اس بات چیت میں عالمی بنک بھی حصہ لے رہا ہے۔

اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے وفود کے لیڈروں نے بات چیت کے پیش نظر ۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء کو ایک اور معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ جس میں ۳۱ مارچ ۱۹۵۷ء کو ختم ہونے والے سال کے لئے سندھ کے پانی کے استعمال کے متعلق عارضی انتظامات کئے گئے ہیں۔

نئے بین المملکتی سمجھوتے کے تحت ہندوستان تین مشرقی دریاؤں (راوی۔ بیاس اور ستلج) سے نکلنے والی نہروں کے پانی کی ایک خاص مقدار بدستور استعمال کرتا رہے گا۔ یہ انتظام انہی خطوط پر ہوگا۔ جو یکم اپریل ۱۹۵۵ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء تک جاری رہے۔

وزیر اعظم کا دورہ مغربی پاکستان

کراچی ۲۷ ستمبر۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی ۲۸ ستمبر کو مغربی پاکستان کے نو روزہ دورہ پر روانہ ہوں گے مسٹر سہروردی اس دورے میں قبائلیوں کو بہاولپور اور حیدرآباد کی ڈویژنوں میں آباد کرنے کی سکیموں پر غور کریں گے

پروگرام کے مطابق مسٹر سہروردی پشاور، سوات اور دیر کا دورہ کرنے کے بعد ۳ اکتوبر کی صبح بذریعہ طیارہ لاہور روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں مرکزی عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کریں گے اور شام کو لاہور میں ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔

وزیر اعظم ۴ اکتوبر کو بذریعہ طیارہ راولپنڈی جائیں گے اور دوپہر کے بعد وہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔ اس سے اگلے دن آرمی کیڈٹوں۔ پاسنگ آؤٹ پریڈ دیکھنے کے لئے کاکول جائیں گے۔ وزیر اعظم ۷ اکتوبر کی شام کو کراچی واپس پہنچ جائیں گے۔

عرب مکمل طور پر متحد ہو جائیں گے

قاہرہ ۲۸ ستمبر۔ کل ایک بیان میں صدر ناصر نے ریاض میں تین بڑے عرب سربراہوں کی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ یہ اجلاس عرب قوم پرستوں کی تحریک کے مقاصد کے حصول میں ایک قوت محرکہ ثابت ہوگا۔ یہ بات چیت مصر، شام اور سعودی عرب کے سربراہوں کے درمیان سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں ہوئی تھی اور اس میں عربوں کے اتحاد کا مسئلہ زیر بحث آیا تھا۔

ناصر نے مزید کہا اس اجلاس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عرب لیڈر عرب قوم کے جذبات اور مقاصد کا پوری طرح جواب دے رہے ہیں۔ صدر ناصر نے دعا کی کہ خدا تعالےٰ عرب قوم کی امیدوں اور اتحاد کو پورا کرے۔ اور ہم سب کی رہنمائی کرے۔

صحت کی تعلیم کے متعلق تین روزہ کانفرنس

لاہور ۲۷ ستمبر۔ صحت کی تعلیم کے متعلق معاہدہ بغداد کی تین روزہ کانفرنس ۳ اکتوبر بدھ سے یہاں شروع ہو رہی ہے۔ اس میں پانچ ممبر ممالک اور امریکہ کے صحت عامہ کے ماہرین صحت وصفائی کے مسائل پر غور کریں گے ماہرین کی سفارشات ضروری اقدام کے لئے معاہدہ کی وزارتی کونسل کے پاس بھیج دی جائیں گی۔

ولادت

خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے عاجز کو ۲۱ ستمبر ۱۹۵۶ء کو ساڑھے سات بجے شب اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود اور دیگر تمام بچوں کو نیک اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عبدالحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری

حفاظتی کونسل کا اجلاس اگلے ہفتے تک ملتوی ہو گیا

حکومت مصر کی جوابی شکایت بھی کونسل کے ایجنڈے میں شامل کر لی گئی

نیویارک ۲۸ ستمبر کل یہاں اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کا اجلاس تنازعہ سویز پر غور و خوض کے لئے منعقد ہوا۔ کونسل نے اس سلسلہ میں اینگلو فرانسیسی اور مصری دونوں تجاویز پر غور کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب مسئلہ سویز پر بحث کے لئے کونسل کا اجلاس اگلے ہفتے جمعرات یا جمعہ کو منعقد ہو گا۔

کونسل نے بحث میں حصہ لینے کے لئے مصر کو دعوت دینے کا فیصلہ بھی کیا ہے اس ضمن میں کسی جانب سے کوئی اعتراض پیش نہیں کیا گیا۔ البتہ اسرائیل کی جانب سے بحث میں حصہ لینے کی درخواست پر فیصلہ آئندہ اجلاس تک ملتوی کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ تنازعہ سویز پر غور و خوض کے لئے حفاظتی کونسل کا اجلاس برطانیہ اور فرانس کی درخواست پر طلب کیا گیا ہے۔

برطانیہ اور فرانس کی تجویز

حفاظتی کونسل کے تمام ارکان نے اینگلو فرانسیسی تجویز پر بحث کے حق میں ووٹ دیئے۔ اس تجویز میں کونسل سے اس صورت حال پر غور و خوض کی درخواست کی گئی ہے جو نہر سویز کو قومی ملکیت میں لینے کے بارے میں حکومت مصر کے یک طرفہ فیصلے سے پیدا ہوئی ہے اور جس کی وجہ سے نہر پر بین الاقوامی کنٹرول کا وہ نظام ختم ہو گیا ہے جس کی توثیق اور تکمیل ۱۸۸۸ء کی قسطنطنیہ کنونشن میں کی گئی تھی۔

مصر کی شکایت

مصر کی جوابی شکایت میں بعض طاقتوں بالخصوص برطانیہ اور فرانس کی "ان کارروائیوں" پر غور و خوض کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ جن سے بین الاقوامی امن اور تحفظ کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے اور جو اقوام متحدہ کے منشور کے منافی ہیں۔ مصری تجویز کے حق میں کونسل کے سات ارکان نے ووٹ دیئے چار نے ووٹ نہیں دیئے۔ ان میں برطانیہ۔ فرانس۔ آسٹریلیا اور بلجیم شامل ہیں۔

اس کے بعد کونسل کا اجلاس اگلے ہفتے جمعرات یا جمعہ تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ قطعی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

چالیس کان کن ڈوب کر ہلاک ہو گئے

کلکتہ ۲۸ ستمبر۔ شدید بارشوں کے باعث یہاں سے اسی میل دور ایک کوئلہ کی کان میں پانی بھر گیا۔ مقامی حکام نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ چالیس کان کن پانی میں ڈوب کر ہلاک ہو گئے ہیں۔

مارشل ٹیٹو روس پہنچ گئے

ماسکو ۲۸ ستمبر۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو اور روسی کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر خروشچیف کل بذریعہ طیارہ بلغراد سے ماسکو پہنچ گئے۔ یوگوسلاویہ کے نائب صدر بھی ان کے ساتھ ہیں۔ وہ بحیرہ اسود میں چند روز آرام کریں گے۔

ثانوی تعلیمی بورڈ کے امتحانات کی تاریخیں

لاہور ۲۸ ستمبر۔ ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور نے اپنے آئندہ امتحانات مندرجہ ذیل تاریخوں کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔

۱۔ میٹریکولیشن یکم مارچ ۱۹۵۷ء
۲۔ انٹرمیڈیٹ چھ اپریل ۱۹۵۷ء
۳۔ السنہ شرقیہ ۹ اپریل ۱۹۵۷ء

پروگرام کے مطابق پرائیویٹ امیدواروں کی طرف سے ان امتحانات میں داخلے کے فارم سیکرٹری ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور کو علی الترتیب اکتوبر ۱۹۵۶ء نومبر ۱۹۵۶ء اور جنوری ۱۹۵۷ء کے پہلے ہفتے میں پہنچ جانے چاہئیں۔

مسلم لیگ ایڈہاک کمیٹی کا اجلاس

لاہور ۲۸ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے لئے مسلم لیگ کی ایڈہاک کمیٹی کا اجلاس تین اکتوبر کو صبح ۹ بجے پنجاب مسلم لیگ کے دفتر (لاہور) میں منعقد ہو گا۔ سماجی فلاح و بہبود اور آئین کے متعلق جو سب کمیٹیاں قائم کی گئی تھیں ان کے اجلاس ۲ اکتوبر کو صبح نو بجے ہوں گے۔

ایران اور پاکستان کی سرحدوں کا تعین

کراچی ۲۸ ستمبر۔ ایران اور پاکستان کی درمیانی سرحدوں کو متعین کرنے کے لئے دونوں حکومتوں کی بات چیت کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ یہ مذاکرات جلد ہی مکمل ہو جائیں گے۔ اور اس کے بعد سرحدوں کے تعین کا کام شروع ہو گا۔

اسرائیلی دستوں نے اتحادی افسروں کی درخواست پر بھی لڑائی جاری رکھی

کرنل ناصر کی طرف سے شاہ اردن کو مکمل حمایت کی یقین دہانی

بیت المقدس ۲۸ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے نگران کمیشن نے تصدیق کی ہے کہ اسرائیل کے فوجی دستوں نے جارحانہ کارروائی میں پہل کر کے اردن کی ایک پولیس چوکی پر حملہ کیا۔

کمیشن کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے مبصروں نے اردن کے فوجیوں اور سپاہی کے علاوہ ایک بارہ سالہ لڑکی کی نعش بھی دیکھی ہے۔ اقوام متحدہ کے چیف آف سٹاف کی درخواست کے باوجود اسرائیل کے دستوں نے جنگ بند نہ کی۔ دریں اثنا اردنی فوج کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل رات کے تصادم میں نوے سے زائد اسرائیلی ہلاک ہوئے۔ اس حملہ کے بعد اردن کے شاہ نے وزراء کی کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا۔ اور شام کے صدر شکری القوتلی نے ٹیلیفون پر شاہ حسین کو مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ کل عراق کے وزیر اعظم اور اردن کے وزیر خارجہ نے اسرائیل کی جارحانہ کارروائی کی صورت حال پر غور کیا۔

مصر کے صدر ناصر نے اردن کے شاہ حسین کو ایک تار میں یہ یقین دلایا ہے کہ مصر ہر حال میں اردن کا ساتھ دے گا۔ صدر ناصر نے کہا ہے۔ کہ اسرائیلی حملہ کی خبر سے ہر مصری پر گہرا اثر پڑا ہے۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالخالق حسونہ نے کہا ہے کہ اسرائیل کے حملہ سے اس کے جارحانہ عزائم کا ایک اور ثبوت مل گیا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے بھی اسرائیل کے حملہ کی مذمت کی ہے۔

سویز کے بارے میں آئزن ہاور کی توقعات

واشنگٹن ۲۸ ستمبر۔ صدر آئزن ہاور نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ مصر اپنے اور نہر سویز استعمال کرنے والے ملکوں کے مفادات میں ہم آہنگی پائے گا۔ صدر آئزن ہاور نے یہ بھی بتایا کہ . . . . . کہ انہوں نے سویز کے بارے میں پنڈت نہرو سے رابطہ قائم کر رکھا ہے

ادھر کل ریاض اور نئی دہلی میں شاہ سعود اور پنڈت نہرو کا ایک مشترکہ اعلان جاری ہوا ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر تنازعہ سویز کے سلسلہ میں کوئی اقتصادی یا سیاسی دباؤ ڈالا گیا تو اس کے انتہائی ناپسندیدہ نتائج برآمد ہوں گے۔ اور ایسی کوشش تنازعہ کے پُر امن حل کے لئے زبردست خطرہ ثابت ہو گی۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ سعودی عرب اور ہندوستان تنازعہ سویز کے پُر امن حل کے خواہاں ہیں۔

دارالصدر ربوہ میں "جلسہ برکات خلافت"

محلہ دارالصدر غربی ربوہ مورخہ ۲۹ ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی کے ساتھ والے میدان میں "برکات خلافت" کے موضوع پر ایک جلسہ منعقد ہو گا۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقتدر علماء تقاریر فرمائیں گے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہو گا۔ نیز مستورات کے لئے بھی پردہ کا انتظام ہو گا۔ ربوہ کے انصار خدام۔ اطفال جلسہ میں تشریف لا کر اپنے آپ کو مستفیض اور ہمیں شاکر اور ممنون فرمائیں۔ نوٹ:۔ بلاک ٹ کے تمام خدام۔ اطفال اور انصار اللہ کے لئے اس جلسہ میں شامل ہونا نہایت ضروری ہے۔ صاحبزادہ محمد طیب لطیف صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ

"برکات خلافت" کے موضوع پر ربوہ میں بزم مشاعرہ

مورخہ ۴ اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز عشا محلہ دارالرحمت وسطی میں "برکات خلافت" کے موضوع پر ایک عام مشاعرہ بمنظوری نظارت اصلاح و ارشاد قرار پایا ہے۔ جس کی رونق افزائی کے لئے اردو اور پنجابی تمام شعراء کو مدعو کیا جاتا ہے۔ باہر سے جو شعراء خود کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکیں وہ اپنا کلام ہمیں بھیج دیں۔ ان کی طرف سے پڑھ کر سنا دیا جائے گا۔ مصرعہ طرح یہ ہے

"میں خلافت کے لئے اور خلافت میری"

امید ہے تمام صاحبان وقت مقررہ پر تشریف لا کر ہمیں عزت افزائی کا موقع دیں گے۔

خاکسار۔ سردار رحمت اللہ قادیانی

ملکہ الزبتھ فرانس جائیں گی

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ کل اعلان کیا گیا ہے کہ ملکہ الزبتھ اور ان کے شوہر ڈیوک آف ایڈنبرا آئندہ اپریل میں فرانس جائیں گے اور وہاں چار روز قیام کریں گے۔